اینجانب

رمضان شریف

بیچ حقیقت کچھ آپ نے سنا رمضان شریف تشریف لے آئے مسلمانان نا قدر
شناس کے گھر میں۔ ۳۰ دن کے لئے عید آگئی یہہ غریب بچارے لاحول
ولا قوۃ ہم ہی بھول گئے۔ تو یہہ غریب لے کہانے جتنا نقارہ نما پیٹ بجائیں
تھوڑا ہے کہ فاقہ کا فاقہ اور ثواب کا ثواب مفت مین فاقہ قسمت سے ثواب جنت
بخل چیرہ دولتمندون کی جان پر بن گئی ہوگی۔ کہ زکوۃ کا مہینہ آگیا یہی
خیرات سوجھتی ہیں۔ کہ ساری دولت کا چالیسوان حصہ مفت خورون
کے حوالہ کرنا۔ اور روزہ کے لٹھے پھر مخنیا دانٹرا ڈرنے پرس کے جوڑ توڑ
کے لئے الگ کہلانا پڑے گا۔ گویا ان کے حق مین ڈنڈے کا ڈنڈا اور عذاب کا
عذاب آگیا۔ ہلال رمضان ہر سے ہرے کہمی کٹھلون کے قفل کھولتے
کی کلید بن کر وہی کو سامنے دکھائی دے گیا چونکہ رمضان شریف پانے
دلانے اور کہلانے کہلانے کا مہینہ ہے۔ نادانون مین ستر سے بہتر سے سخی ہی
ایک ایک کے ستر ستر حصے ثواب لے مرتے ہین مگر وہ بخیل کیا لین گے جو
دینے کے نام اندر گھر کے کواڑ دے کے سو گئین اور باہر چہ نے پیچے قول
دے کر آبرو کھوئین۔ ان کی جورو بیٹی کسی خواہشمند کو زبان دے۔ ان
کی ماں بہن جو کھلائی پلائی کسی اپنے لگے بندھے کو اگلے پچھلے تکیا روٹی
دے۔ لونڈی بھی چیا ڈو تنکے دے یا اپنے مرے ہوئے نانا دادا کی کسی
طرائی کی دولت ... تک نہ دین۔ بھائی بھتیجا۔ سالا۔ بہنوئی زندہ درگور
ہو جائے مجال ہے بیزار ہے جوتی کی اگلی پچھلی نوک سے گر سہارے کو
پہچے۔ ایسی تنک نہ دین۔

بعض تو ایسے کنجوس ہین کہ رمضان آتے ہی بخار چڑھ آتا ہے دن بھر
... کی طرح منہ لپیٹے پڑے رہتے ہین کہ باہر گئے اور حقدارون نے
... بنایا۔ ہان اور دن کی روزہ کشائی پر کا پان صاف کرنے کو ہر
وقت کربستہ ہین۔ بعض کنجوس اپنی عیاش طبعی سے تیس بار خالی جتانے
کی ... بین باندھ کے اپنے بھائی بھتیجے اور ... بڑھو دون کی بجائے تمام
... کشائی کرنے گھر سے ہو جاتے ہین۔ بجائے ناموری کے رستے چھپاتے یا

ایک فہرست لکھ لی۔ اور سارے شہر میں ایک آدمی کے ہاتھ چکر لگوا دیا
تاکہ شہر مین معلوم ہو جائے کہ فلانے نواب حاتم کی گور پر لات مار کے کھڑے
ہو گئے۔ مکان پر جا کے دیکھو تو افطاری کی وہی شکل۔ خوان بڑا۔ خوان
پوش بڑا۔ اندر دیکھو تو آدھا بڑا۔ کاٹنے کی ترل پانچ چار ماشے کچی
پہونی دال اور پھلوڑی کی ترل گول گول بھر پانی۔ تاکہ روزہ دار پانی ہی
پانی پی پی کے گھروں کو رستے چلے جائیں۔ خیر یہ استے تو ہین کہ کبھی
کبھی مہمانون کے روزہ دن پر پانی تو پھیر دیتے ہین۔ مگر بعض اس قماش
کے کنجوس اور اس تراش کے منحوس بھی دیکھنے سننے میں آتے ہین کہ
خشک کھجورون پر ہی کسی کی روزہ کشائی نہیں کراتے۔ ہان بھوکے
پیاسے حسین لونڈون کو گدیاں۔ اور کال ماری رنڈیوں کو چنے کی
کھنڈیان دلا۔ تہ خانے اور بالا خانے پر بیٹھ کر روزہ کشائی کرا لیتے ہین
انہی منحوسوں نے تو امرد اور سترشش رنڈون کو بھیک منگا
بنا رکھا ہے یہان کی فیض صحبت ہے بجائے رومال خوب ہاتھ پاؤں
نکالتے اور پہلی عمر مرتبہ خانی دسازی مین ٹالتے ہین۔ چونکہ اینجانب
رمضان کے نمازیون کے آگے۔ اور محرم کے سپاہیون کے پیچھے کھڑے
رہتے ہین۔ ان کی آڑ ہی مین آرام سے سیدھے ہاتھ مارتے اور اپنا گزارہ
کرتے ہین۔ الله الله اور خیر سلا۔

من سکت سلم من سلم نجار

اینجانب کے بعض یاران ہم قالب جو بھس مین چنگاری ڈال جمالو دور
کھڑی کے مصداق تھے اور بے پر کی اڑانے مین تیز دست وہ مندرجہ
بالا فقرہ پر عمل پیرا ہونے کے تے عرصہ سے موہنہ مین تیرہ تیزیون کی گھنگنیان
بھرے اور برساتی بیر بہٹی کی طرح نامہ نگاری کے نام سے ہاتھ پاؤن
چرائے جل تو جلال تو آئی بلا کو ٹال تو کی رٹ لگا رہے ہین۔ سچ ہے
نامہ ہی کی خاطر مالی وقت اور جسمانی روحانی اذیت مین پھنسنا۔ اور
کسی کی معرفت بن آئی مرنا۔ خلاف عقل گو نہین تو ادکیا ہے۔ ہاں مگر بھی
اطلاع تو دی ہوتی کہ اب یہ روگ ہمارے بس اور بوتہ کا نہین لیکن ہم کو
پرانے زرین نگارون کا اور کچھ کے طرارون کا ایسی خاموشی اور ہول لی لی
سے رنج ہوتا ہے۔ ہا۔ رہنین لگا ہے باہے کی ہی جیسی حاضر ہے سو
کچھ تا قیمتش گفتم نگا ہے کچھ تا کمتر کی گفتم کرگا ہے

یاران ہم قالب

حضرت ذبیح۔ تسلیم۔ یہ تو کہئے کہ ہمارے قدیم یاران ہم قالب کہاں ہیں؟ کیا ان سب کو یونی ورسٹی علی گڈھ کا چارٹر حاصل کرنے کے لئے آپ نے لندن بھیجدیا۔ یا کوئی اور بات ہے۔ سچ کہنا۔ کیونکہ اس پرچہ میں نہ کہیں حضرت عطار کا پتہ ہے۔ نہ میاں قیصر ہی کہیں جلوہ گر ہیں۔ پھر آپ کا یہ خالم خولا اخبار کس کے سر منڈھا جائے۔ اچھا بس معلوم شد۔ لیجئے اینجانب تو اب نام بنام آوازے لگاتے ہیں۔ اگر آپ کا جی چاہے۔ تو شرکت فرمائیے گا۔ قصور معاف۔ کیوں حضرات کیا ارادہ ہے ؎

گر نازنین کہے کا برا مانتے ہیں آپ
میری طرف کو دیکھئے۔ میں نازنین سہی

حضرت خادم خیر اللہ پوری۔ کیوں مولانا یہ آپ کی خیر اللہ پوری پوریاں صرف لالہ گوری مل ہی کے پیٹ کی لپیٹ میں رہیں گی یا یاران ہم قالب بھی اس کے مستحق ہیں۔ سچ ہے آپ کی بے التفاتی پر پہلے ہی حضرت داغ یہ شعر کہہ مرے ہیں۔ ؎

پوچھے کوئی مزاج تو اللہ رے غرور
کہتے نہیں وہ شکر ہے پروردگار کا

جناب سید عطاء الحق صاحب۔ کیوں سید صاحب آپ کا عطائی نشان اب کس سرزمین پر لہرا رہا ہے۔ سچ کہیئے گا۔ کیا خیر اللہ پور پہنچ گئے۔ یا قادیان۔ برائے خدا اچھے تو اپنا نشان دیجئے

خط بھیجتے بھیجے ہم۔ او آسمان والے
ملتے اگر کبوتر اونچی اڑان والے

جناب ابر فتح پوری۔ اگرچہ آپ فتح پور ہی میں ہونگے۔ مگر بھوپالی ساون کی طرح آپ کی بڑیں خشک ہے۔ آسمانی گیسبہ کبھی کبھی آتے ہیں۔ مگر سوکھی سنا جاتے ہیں۔ کیوں نہ ہو مصنوعی ابر ہیں۔ حضرت کچھ نام کی بھی لاج چاہیئے تھی ؏

حضرت شرر۔ کیوں حضرت آپ کہاں شرر انگیز ہیں۔ کچھ خبر ہے بی شبراتن جان اپنی مہتابی پر کھڑی کیا الاپ رہی ہیں ؎

آئے پٹاخے نہ کہیں لڑکوں میں
یہ بڑے شوخ ہیں۔ جلا دیں گے

خطا معاف۔ شب برات آکر چلی بھی گئی۔ کچھ انار پھلجھڑی کی آتشین بہار نہ دکھلائی۔ جگر کو گھن چکر مہتاب کو پرتاب بنانا آپ کا ادنے کرشمہ تھا۔ پھر آپ کی وہ شرر ریزی اب کہاں گئی۔ کیا حضرت ابر کے زیر سایہ جا لیٹے۔ اچھا مبارک ہو۔

میاں مجنوں تو جنوں میں چل ہی بسے۔ افسوس! دربدر جگر حکیمن جان کو بھوپال سے بذریعہ تار برقی بھیجا۔ ان کو نبض دکھاتے کیونکہ یہ پرانی مشتاق ہیں۔ شاید جی بچتے۔ مگر ان کو کالج مستی سے ذرا بہت ہی کم فرصت ملتی ہے۔ بنا و سنگہار مزید برآں ؏

پیارے بیکل دہلوی۔ یا تو آپ کو محبوب جان بغیر کبھی کل ہی نہیں پڑتی تھی یا قسمت سے وصل حبیب ہوا تو آپ خلوت نصیب ہو گئے۔ کیا کہنا شاباش ہے۔ کیوں صاحب اب تو آپ کی ہر دم یہی دعا ہو گی ؏

شعر
ابھی جی بھر کے وصل یار کی لذت نہیں اٹھی
کوئی دم اور آغوش اجابت میں دعا ٹھہرے

قیصر نا ولسٹ بھوپالی۔ آپ کی نازک خیالی الجی بے کے پردے میں تعلیم یافتہ مشتری سے آجکل سرگرم ادا ہے پھر مردانہ پارٹ میں آپ کیوں آنے لگے۔ حضرت حجاب سے باہر آئیے ؎

گھونگٹ اولٹئے۔ جلوہ پنہان دکھائیاں نورین کے چشم زلیخا میں آئیے

حضرت آزاد میسوری۔ آپ ہی صبح بہار نکال کر میاں قیصر کی طرح آزادی کا گل زرق زرا تی پر جوڑ بیٹھے۔ سبحان اللہ ؎

صبح بہار صبح قیامت تو کچھ نہیں
تم جس کے اشتراق سے آزاد ہو گئے

بی حضرت یاران ہم قالب سے تو کبھی کبھی مل لیا کیجئے۔

حضرت بیان متھرادی۔ کیوں جناب آجکل آپ کہاں ہیں؟ کیا کوسی کلاں میں آپ کا برج منڈل ہے۔ یا لندن میں بیرسٹر ایٹ لا کی ڈگری لینے جا دھمکے۔ جنت کنہیا جی کی جنم اشٹمی تو ہو چکی۔ ادھر بھی باسی کو بھی بھیجد یجئے گا ؏

حضرت عباس بمبئی۔ آپ سے تو آج ہی تعارف ہوا ہے۔ لہٰذا جز یاد و شن دل ماشاد کے سوا کیا عرض کروں ؎

گر بسر و چشم من نشینی
نازت بکشم۔ کہ نازنینی

این ڈی جمیشٹ خان بہادر۔ آپ کو کرنالی کی سیر مبارک

حضرت وقت حضرت شیریں جان سے پیار بھی سلام شوق کہدیجئے گا۔

حضرت حیران ناولسٹ۔ اجی آپ تو ڈرامانگار میں ڈرامانگار پھر ناولسٹ کا دم چھلا کیا ضرور۔ وجہ یہ ہے کہ کرتی پھرتی ہو کوئی غزل تو پرچہ چرا کر سنا ڈالو۔

حضرت سید الشعرا آرام۔ ہم تو اسی پرچہ کے قدیم خادم ہیں۔ بیر دست بستہ کیوں نہ آنکھوں پر حاضر ہیں۔ ہاں حضرت ایڈیٹر صاحب کی عنایت اس کے لئے ضرور درکار ہے۔ حضرت بھولے بسروں کی آپ یاد فرمایئے گا۔ لیجئے بندہ رخصت۔

بقلم سید الشعراء آرام

خدا محفوظ رکھے

(۱) حکیم ناتجربہ کار سے
(۲) پلیگ کے بیمار سے
(۳) گلگٹ کے اربہار سے
(۴) جاڑے کے بخار سے
(۵) کم ہمت تیماردار سے
(۶) ناخون کی پکار سے
(۷) شیر کی دہاڑ سے
(۸) غنی کی پھٹکار سے
(۹) غیر وفادار سے
(۱۰) جھوٹے چوکیدار سے
(۱۱) حاکم رشوت خوار سے
(۱۲) بلا لائسنس ہتھیار سے
(۱۳) آپس کی تکرار سے
(۱۴) خیرات کے وقت پکار سے
(۱۵) خوشامدی خیل سے
(۱۶) سٹے کی مار سے
(۱۷) دغاباز یار سے
(۱۸) رنڈیوں کی میٹھی مار سے
(۱۹) ستمگر کے ابروئے خمدار سے
(۲۰) معشوق جفاشعار سے
(۲۱) قمار خانہ میں ادہار سے
(۲۲) نادہند قرضدار سے
(۲۳) زمانہ کی کج رفتار سے
(۲۴) شراب کے خمار سے
(۲۵) بارش کے انتظار سے
(۲۶) بدزبان کی گفتار سے
(۲۷) بازاری عورت کی پیزار سے
(۲۸) رولنگ اسٹون کمہار سے
(۲۹) بردہ فروشی کے روزگار سے
(۳۰) دوستانہ میں زر کے طلبگار سے۔
(۳۱) مصیبت کے وقت کام نہ آنے والے رشتہ دار سے
(۳۲) بوڑھی عورت کی پازیب کی جھنکار سے۔
(۳۳) جنگ جو خریدار سے
(۳۴) لوٹیرے خریدار سے
(۳۵) امرد باز ماسٹر کی دھتکار سے
(۳۶) نشہ بازوں کے دربار سے
(۳۷) گرگٹ نمار سے
(۳۸) بنیہ سود خوار سے
(۳۹) آتش ہی کے انبار سے
(۴۰) اولوں کی بوچھاڑ سے
(۴۱) نکھٹو اولاد ناہنجار سے
(۴۲) چکلہ کے بازار سے
(۴۳) مطلبی صلاحکار سے
(۴۴) وصل کے انکار سے
خدا بچائے۔
(۴۵) رام جنیوں کو گنوار سے
(۴۶) چھچھی خدمتگار سے
(۴۷) شبنم کی پھوار سے
(۴۸) [illegible] کی مار سے
(۴۹) روپیہ والوں کو چیر پھاڑ سے
(۵۰) زندہ مردوں کو قبر کے غار سے۔
(۵۱) برادری کی پھٹکار سے
(۵۲) موسم گرما میں میلہ کی بھیڑ بھاڑ سے۔

راقم محمد سہل بریلوی۔ از مراد آباد

لقمان وارسطو سے کہو۔ آئیں مرے پاس
اصلاح کروں نسخوں کو وہ لائیں مرے پاس

کہاں ہیں ارسطو و لقمان۔ ذرا اپنی صورت تو دکھائیں۔ میرے سامنے آئیں تو چھٹی کا دودھ یاد آ دے۔ اسی شرمندگی کے باعث قبر میں گھس کے عالم بالا کا راستہ لیا۔ مگر میں پیچھا نہ چھوڑوں گا۔ وہاں بھی انشاء اللہ جاؤں گا۔ اور جاؤں گا۔ خدا جھوٹ نہ بلائے۔ ابھی میں ان کو ایک لاکھ ۵ ہزار ۳۰۰ برس پڑھا سکتا ہوں۔ مجھے تمام اپنے بھائیوں سے شکایت ہے کہ آخر یہ ان کا نام کیوں لیتے ہیں؟! اینجانب علیہ الرحمہ کا وظیفہ کیوں نہیں پڑھتے۔ کیا میں ان سے پایہ کمی کا رکھتا ہوں۔ اگر خدانخواستہ ایمان ہی برگشتہ ہوگیا ہو تو بھی کہدو۔ ارے کچھ تو او صنم کم کے معتقد نہ ہو۔ اگر کچھ نظر کا قصور ہو تو اینٹوں کی عینک لگائیے۔ اور خلل دماغ کے واسطے میرے خیال میں پرانی جوتیوں کی پٹی بہت فائدہ دیگی۔ بے بس انہیں باتوں پر غصہ آتا ہے۔ اور پھر بدولت کا غصہ کپڑے پھاڑ ڈالتا ہوں۔ سر پیٹ ڈالتا۔ کبھی کبھی آنکھیں بھی پھوڑتا ہوں۔ ایک قطرہ دوا کا جو زمین پر ڈالدوں گا تو ساری زمین پانی پانی ہو جائے گی۔ میں وہ دوا بتلاتا ہوں کہ بیماری رہے نہ بیمار غرضکہ بالکل تیر بہدف اور پھر کچھ تکلیف نہیں۔ ذرا سے پیر پھیلا کر سوئیے۔ وہ چیزیں کھلاتا ہوں جو دو سر لگاتا ہوں

کہ نہ مسرخی رہے نہ سیاہی۔ وہ ترکیب بتاؤں کہ ایمان کو بغل میں بائے دبائے پہرین۔ نسخہ ملاحظہ فرماکر محنت کی داد دیجئے۔ مگر ہنسے گا نہیں پہلے اس معجون اللعنت کو تیار کرا کے آزما لیجئے۔ تاکہ حقیقت معلوم ہو جاوے

نسخہ برائے درستگی ایمان و فراری جان

بیخ اعمال شیطانی مقشر خار حسد شربت بغض و عداوت۔ شربت تخم آزردگی مرکب
معجون مرکب من انکار و اشتیاق سرور شمر تخل رشک تخم نفاق ہندوستانی
عرق بیشہ رخی بیخ طمع مع برگ و ثمر مغز تخم حق تلفی تخم عجبی
مغز تخم غیبت بیخ زبان درازی مقشر

ترکیب استعمال

ان سب چیزوں کو رشوت کی کھرل میں ڈال کر بے خبری کے سونٹے سے خوب رگڑے۔ پہر گرد نخوت کی چھلنی میں چہان کر تعصب کی ہانڈی میں رکہہ کر حرص دہواکے چولہے پر چڑہا دے۔ اور خوب غصہ کی آگ دوے۔ جب خوب پک جائے تو ناشکری کی شکر ملا کے من الظالمین کے سایہ میں خشک کر کے معجون بنالیوے بوقت ضرورت ایماندار کو کہلاوے تو انشاء اللہ ایمان دم دبا کر بہاگ جاوے گا۔

ساقہ ہدایت علی لبوانی

رمضان شریف کی پہلی تاریخ

مشرق سے آفتاب عالمتاب ابہی طلوع نہ ہونے پایا تہا کہ یکا یک آگئے آگئے کا آوازہ بلند ہونے لگا۔ جہٹ پٹ سے پیشتر یعنی پہلے پہل ایک افیونی کے کانوں میں کے بہوں ہیچ جا گھسی۔ گہبرا کر کہنے لگا جنہیے تو۔ فرمائیے تو۔ ارشاد کیجئے تو۔ بتائیے تو۔ کون آگیا؟

افیونی۔ آپ کو میری جان کی قسم کون آگئے۔

منادی۔ واہ ابہی تک آپ پینک ہی میں بیٹہے آپ کو دنیا مافیہا سے کچہ خبر ہی نہیں۔ اجی حضت فاقہ سے رکہنے والے مشقت لینے والے پانچوں وقت کی قواعد سکہلانے والے جرنیل اللہ دلہا در آگئے۔

افیونی۔ آجی۔ الیغر خدا کرن تو ن مخ نہیں کرتے؟

منادی۔ چپ خاموش۔ کہیں ان واہیات خبروں کا نام ہی نہ لینا۔

افیونی کیا کہاں۔ واہیات کنس چیزوں کا نام ہوتا ہے۔

منادی کہانے گا کیا معنی۔ حکم ہی یہی ہے۔

افیونی۔ ہی غنغناہٹ سے ارے یہہ کس کا حکم ہے یہ جرنیل اللہ دلہ کوئی نئے آسمان سے اترے ہیں یہاں چ کمپنی کا راج ہے وہ جنیا بیگم کے عشق کو منع نہیں کرتے

منادی۔ جی ہاں یہہ جرنیل اللہ دلہ نئے آسمان سے اترے ہیں۔ فرشتوں کا لشکر ان کے ساتہ ہے۔ شہر بہر میں ان کا دخل ہو گیا ہے۔

افیونی (کی سر دلدہیں) واللہ دنیا بہر میں فرشتوں کا لشکر؟

منادی۔ جی اجی!! **افیونی** بہائی سچ بتاؤ یہ جرنیل اللہ دلہ کون ہیں کیا نام ہے کہیں ملک الموت تو نہیں ہیں۔

منادی اور آپ سمجہ کیا رہے ہیں۔ بس کوئی دم میں روح قبض ہوا چاہتی ہے۔ روح قبض ہونے کا نام سنتے ہی آپ دہڑ سے چاروں خانے چت ہو گئے

منادی گہبرا کے ارے مرد خدا ملک الموت نہیں (آنا سنتے ہی آنکہیں کہول لیں

افیونی تو پہر کون ہے۔ جلدی بتاؤ **منادی**۔ لاٹ رمضان **افیونی** اخاہ روزوں کے لاٹ مگر بہائی نہ ہم سے فاقہ ہو گا نہ مشقت نہ قواعد نہ جنیا بیگم نہ حقہ چہوٹیگا۔ **منادی** تو آپ ہاتہی کی چہوٹی سونڈ سے باندہے جائیے گا۔ ہمیں کیا۔ یہ کہہ کر وہ آگے بڑہ گیا چوراہے پر ایک جنٹل مین مل گئے۔

جنٹلمین کیوں بہئی کیسی منادی ہے کون آگیا؟ **منادی** سلام سلام دنیا بہر میں خبر ہو گئی۔ مگر ہنوز آپ انجان ہی بنے ہیں **جنٹلمین** آخر تو کچہ کہو بہی۔ قبلہ دن کا کہانا بند کرنے والے راتوں کو جگانے والے آگئے۔

شہنشاہ نامدار آگئے **جنٹلمین**۔ بہئی خدا ہماری گورنمنٹ کو سلامت رکہے ہم تو دن برانڈی کی بوتلیں اور بڑے گوشت کے بکس خالی کرتے ہیں

منادی بجا ہے مگر شاہی حکم **جنٹلمین** ہم انگلش گورنمنٹ کے سوا کس کی تعمیل ضروری سمجہیں۔ **منادی** آپ جانیں عدول حکمی پر وہ سے باز آپ کی پیٹہ کی کہال ادہیڑ دیگا یہہ کر منادی تو آگے بڑہ گیا جنٹلمین مسکراتے ہوئے ہوٹل میں گئے۔ مسجد کے قریب ایک صد سالہ زاہد کی زیارت ہو گئی زاہد ارے بہئی جان کیا ہے کون آگئے **منادی** حضرت خلیفۃ اللہ زاہد الحمد للہ کچہ اللہ کے پہر یا حکم ہے **منادی** روزہ نماز تراویح۔ اگر اس کی پوری تعمیل ہو تو جنت کا دروازہ کہلا ہوا ہے ورنہ بند **زاہد** بسم اللہ۔۔۔ اس کی عمر تو ہو گئی اس سے غفلت نہ ہوئی **منادی** جزاک اللہ آپ ہی جیسے خدا پرستوں کے قدم کی برکت سے زمین و آسمان تہما جاتا ہے **زاہد** اللہ قبول فرمائے

منادی۔ نہیں نہیں۔ روزانچہ منال بنرآپ کا نام ہو گا وجہہ دنیا بہر